بنی اسرائیل

اپنی تاریخ اور کردار کے آئینے میں

(۱)

مولوی سید مظفر الدین ندوی

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی تین بیویاں تھیں۔ سارہ، ہاجرہ اور قطورا۔[1] قطورا آپ کی تیسری بیوی تھیں۔ سو آپ کے تذکروں میں بہت کم ذکر ملتا ہے۔ لیکن صرف یہ معلوم ہے کہ آپ کا ایک بیٹا مدیان جس جگہ آباد ہوا اس کا نام مدین تھا۔ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دار الہجرت، مدینہ کے قریب ہی کہیں واقع تھا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام جب فرعون کے خوف قصاص سے بھاگ کر مصر سے نکلے۔ تو یہیں آکر ٹھہرے۔ کیونکہ یہ علاقہ فرعون کی حدود مملکت سے باہر تھا۔ اور حضرت موسیٰ کو معلوم تھا کہ یہاں ان کے جد کی نسل کے لوگ آباد ہیں جو انہیں پناہ دے سکتے ہیں۔

حضرت موسیٰ کے عہد میں مدین کے پیغمبر حضرت شعیب علیہ السلام تھے۔[2] آپ جب مدین آئے تو سب سے پہلے انہیں کی دو لڑکیوں سے آپ کی ملاقات

ح۱ـ بائبل کتاب پیدائش باب ۲۵ فقرہ ۱ تا ۴

ح۲ـ اعراف آیت ۸۵

جہاں [illegible] آئی ہوئی تھیں۔ آپ نے
انہوں نے [illegible] کنوئیں سے پانی نکال کر پلایا تھا۔ جس سے وہ دونوں بہت
متاثر ہوئیں اور اپنے باپ سے آپ کا ذکر کیا۔

اس کے بعد حضرت موسیٰ اور حضرت شعیب علیہما السلام کی ملاقات
ہوئی۔ حضرت شعیب نے حضرت موسیٰ کے سامنے اپنی ایک لڑکی کے ساتھ
نکاح کرنے کی پیشکش کی، نکاح ہو گیا۔ حضرت موسیٰ آٹھ یا دس[1] سال تک
مدین میں رہے۔ جب فرعون کی مدت مواخذہ ختم ہو گئی تو آپ اپنی اسی بیوی کو
لے کر پھر مصر کی طرف لوٹے، اسی سفر کے دوران آپ نے وادی سینا میں خدا
کو نور کی شکل میں دیکھا۔ اور نبوت[2] پائی۔

اس کے بعد بنی اولاد قطورا کا کچھ علم نہیں معلوم ہوتا ہے۔ کہ
آگے چل کر یہ خاندان بنی اسماعیل کے خاندان میں ضم ہو گیا۔ مدین گرچہ اولاد
قطورا کا مسکن تھا۔ مگر یہاں کی آبادی زیادہ تر اسماعیلی تھی[3]

یہی وجہ ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت فرما کر مکہ سے مدین کے علاوہ
یثرب میں گئے تو وہاں اولاد شعیب کا کچھ ذکر نہیں سنا۔ ممکن ہے کہ انصار
مدینہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اسی بیوی کی اولاد ہوں۔

ان باتوں کو سامنے رکھ کر اگر قرآن کریم کا مطالعہ کیا جائے تو اس میں حضرت
ابراہیم کی تینوں بیویوں کی اولاد کا ذکر مل جاتا ہے۔ بنی اسماعیل و بنی اسرائیل کا تفصیل
کے ساتھ تو بنی قطورا کا اختصار کے ساتھ۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی حکمت عملی یہ معلوم ہوتی ہے کہ آپ نے اپنی تینوں بیویوں

۱۔ سورہ قصص آیت ۲۸۔
۲۔ سورہ قصص آیت ۳۰۔
۳۔ انسائیکلوپیڈیا آف جیوز زیر لفظ مدین۔

کی وجہ سے اور وحدت کے بجائے ان میں افتراق اور انتشار پیدا ہو گیا۔ جس سے ملک عرب توحید کے بجائے شرک کا گہوارہ بن گیا۔ حضرت سارہؑ فلسطین و شام میں حضرت ہاجرہؑ مکہ مکرمہ میں اور حضرت قطورا [illegible] میں۔ اس طرح آپ نے تبلیغ و اشاعت اسلام کے لئے سارے ملک عرب کا احاطہ کر لیا۔

حضرت شعیب علیہ السلام کا قرآن مجید کی صرف تین سورتوں میں ذکر آیا ہے۔ سورۃ اعراف، سورۃ ہود اور سورۃ قصص میں۔ لیکن بنی اسماعیل اور بنی اسرائیل کا ذکر تو سارے قرآن مجید میں ہے۔

بنی اسماعیل :-

بنی اسماعیل حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بڑے لڑکے حضرت اسماعیل کی اولاد کو کہتے ہیں۔ آپ نے اپنے اس بیٹے کو حکم الٰہی کے ماتحت اس وادی غیر ذی زرع میں لا بسایا۔ جس کو مکہ مکرمہ کہتے ہیں اور جو حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی جائے پیدائش اور آبائی وطن ہے۔

اس علاقے میں حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد خوب پھلی پھولی، حتیٰ کہ سارے حجاز میں پھیل گئی۔ مدین جس کا اوپر ذکر ہوا وہاں بھی اکثریت بنی اسماعیل ہی کی تھی۔

قرآن مجید میں بنی اسماعیل کی سیرت و کردار کا اجمالاً ذکر کیا گیا ہے جس میں نیکی اور بدی کا عجیب و غریب امتزاج پایا جاتا ہے۔

تجارت :- اس قوم نے تجارت کو پیشے کے طور پر اپنا لیا تھا۔ اس کے تجارتی قافلے ایشیا اور افریقہ کا چکر لگاتے رہتے تھے۔ حضرت یوسف علیہ السلام کو مصر اسی قوم کے ایک قافلے نے پہنچایا تھا۔

حاشیہ:- سورۃ ابراہیم آیت ۲۸

حاشیہ:- بائیبل کتاب پیدائش باب ۳۹ فقرہ ۱

پھر لوگ جو مستقل ہو جاتے تھے مگر عموماً تنگی و ترشی کی زندگی گذارتے رہے۔ اور بسا اوقات حوادث روزگار کا شکار ہوتے رہے۔ مگر کبھی اجتماعی طور پر مکہ وطن نہ چھوڑا۔ ان کے دادا اسماعیل نے جس کو جہاں آباد کیا تھا، وہ جگہ انہوں نے کبھی نہیں چھوڑی۔ وہ ایشیا اور افریقہ کا چکر کاٹ کر پھر وہیں آجاتے تھے وہ خانۂ کعبہ جسے حضرت ابراہیم و اسماعیل نے بنایا تھا۔ اس سے قوم کو والہانہ محبت تھی۔ وہ ہر حال میں اس کی حفاظت کرنا فرض سمجھتے تھے۔

بنی اسرائیل :-

بنی اسرائیل کے معنی ہیں، اسرائیل کی اولاد۔ یہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بڑی بیوی حضرت سارہؓ کی اولاد ہے، حضرت اسحٰقؑ ان کے دادا حضرت یعقوب ان کے والد ماجد تھے، انھیں کا خطاب اسرائیل تھا، ان کو یہ خطاب ایک مکاشفے میں دیا گیا تھا جس کا ذکر بائبل میں آتا ہے۔ (کتاب پیدائش ۳۲/۲۸)

اسرائیل کا معنی :-

اسرائیل کے دو معانی ہیں۔ خدا کا پہلوان، یا خدا کا فرماں بردار بندہ، قرآن مجید میں آپ ہی کی اولاد کو بنی اسرائیل کہا گیا ہے

بارہ لڑکے :-

آپ کے بارہ لڑکے تھے، دس ایک بیوی سے اور دو یعنی حضرت یوسف اور بنیامین، دوسری بیوی سے، سوتیلے پن کی رقابت، حسد اور کینہ بنی اسرائیل کا قومی کردار ہے۔ سب سے پہلے حضرت یوسف علیہ السلام ان کی رقابت کا نشانہ بنے۔ جب سوتیلے بھائیوں نے ان کو ایک کنوئیں میں ڈال دیا۔

سورۂ یوسف :-

قرآن کریم میں یہ ایک قصہ ہے۔ جو بڑا عجیب اور غریب بیان ہوا ہے۔ اس کا نام سورہ یوسف ہے۔ یہ سورہ بنی اسرائیل کی تاریخ پر روشنی ڈالتی ہے اور اس میں کیا شبہ کہ ہمارے پاس اس سے زیادہ اور کوئی مستند دوسرا ماخذ نہیں۔

کنعان

یہ لوگ کنعان کے رہنے والے تھے، جو ملک شام کا ایک شہر تھا، اور صوبہ فلسطین میں واقع تھا۔

خواب یوسف

ایک رات حضرت یوسف اپنے گھر آرام سے سو رہے تھے کہ ایک خواب دیکھا خواب یہ تھا کہ گیارہ ستارے اور سورج چاند ان کو سجدہ کر رہے ہیں۔ یہ ان کے عہدِ نابالغی کا واقعہ ہے[۱]

حضرت یعقوب علیہ السلام کو جب یہ خواب سنایا تو انہوں نے بھائیوں کو یہ خواب سنانے سے منع فرمایا۔ چونکہ اس خواب میں حضرت یوسف علیہ السلام کے شاندار مستقبل کا ایک نظارہ دکھایا گیا تھا۔ اور حضرت یعقوب علیہ السلام جانتے تھے کہ ان کے سوتیلے بھائیوں کو یہ خواب معلوم ہو گیا تو سوتیلے پن کی راہ میں اور ترقی کر جائیں گے[۲]

اس کے بعد ایسا ہوا کہ ایک دن یہ بھائی سیر و شکار کے بہانے حضرت یوسف کو اپنے ساتھ جنگل لے گئے، اور وہاں ان کو ایک خشک کنوئیں میں ڈال دیا، اور

---

[۱] سورہ یوسف اور کتاب پیدائش ۳۷ : ۹ میں اس ایک خواب کا ذکر ہے

[۲] بائبل کتاب پیدائش ۳۷ : ۷ میں حضرت یوسف کے اور ایک خواب کا ذکر ہے، یعنی یوسف کے پولے کو بھائیوں کے پولوں کا سجدہ کرنا۔

ت یعقوبؑ کے سامنے آکر بات بنائی کہ ایک بھیڑیا اس کو کھا گیا۔ ایک
آلود پیراہن بھی دکھایا، حضرت یعقوبؑ واقعہ کی تہہ تک پہنچ گئے۔ مگر اس زمانے
تفتیش جرائم اور سراغ رسانی کا کوئی وسیع ذریعہ نہیں تھا اس لئے صبر جمیل کر کے
رہ گئے۔

یوسفؑ اور مصر:

ادھر مدیانی سوداگروں کا ایک قافلہ اس کنوئیں کے پاس
۔ اور یہ سمجھ کر کہ اس میں پانی ہوگا۔ ایک ڈول ڈالا۔ اس ڈول میں حضرت یوسفؑ
گئے۔ ڈول اوپر کھینچا تو چلا اٹھے کہ اس میں تو چاند سا ایک نوجوان بیٹھا ہے۔
سوداگروں نے حضرت یوسفؑ کو بیس روپے میں اسماعیلیوں کے ہاتھ بیچ دیا
اسماعیلیوں نے مصر لے جا کر انہیں عزیز مصر کے ہاتھوں فروخت کر دیا۔ یہ تفصیل بائبل
باب پیدائش ۳۷/۲۸ میں بیان کی گئی ہے۔ اور قرآن کریم کے مطابق ہے۔ اس میں ہے کہ یوسف
کنوئیں سے نکالنے والے مدیانی سوداگر تھے۔

عزیز مصر:-

یہ عزیز مصر دربار فرعون کا ایک عہدیدار تھا، غالباً وزارت کے عہدے پر
تھا۔ حضرت یوسفؑ [illegible] ان کے گھر رہنے لگے۔ ان کی بیوی حسین و جوان تھی،
حضرت یوسفؑ کا حسن و جمال اور صحت و تندرستی دیکھ کر دل و جان سے ان پر
فدا ہو گئی اور ان کے ساتھ بدکاری کا ارادہ کیا۔ مگر اللہ نے حضرت یوسف کو
خوش تدبیر سے بال بال بچا لیا۔ اس پر وہ سخت برہم ہوئی اور مکر و فریب
سے کسی طرح ان کو جیل بھجوا دیا۔

علم تعبیر
[illegible]

حضرت یوسف کے لیے یہ ایک سخت امتحان کی گھڑی تھی۔ مگر اس قید خانے میں بھی ان کی فطرت کا نور دمک اٹھا۔ خدا نے ان کو وہاں تعبیر رؤیا یعنی خوابوں کی تعبیر بتانے کا علم دیا۔ آپ قیدیوں کو ان کے خوابوں کی جو تعبیر بتلاتے صحیح نکلتی۔ اس سے آپ کی شہرت کو چار چاند لگ گئے، اور قیدی آپ کی تعریف و توصیف میں رطب اللسان ہو گئے۔

دو قیدیوں کے دو خواب

اتفاقاً ایک رات دو قیدیوں نے دو خواب دیکھے۔ آپ نے ان کی تعبیر بتائی۔ اور ہوبہو صحیح نکلی۔ ایک قیدی تو اپنے خواب کے مطابق سزائے موت کا مستحق ٹھہرا، اور دوسرا بادشاہ کا ساقی بن گیا۔

فرعون کا خواب:

پس ایسا ہوا کہ ایک دن فرعون نے اپنے درباریوں کو اپنا ایک خواب بتایا وہ خواب یہ تھا کہ سات دبلی پتلی گائیں سات موٹی گایوں کو کھا گئیں، دربار کے وزراء، مذہبی علماء اور خواب کی تعبیر بتانے والے اس خواب کی تعبیر بتانے سے قاصر رہے۔

اس وقت ساقی فرعون کو حضرت یوسف علیہ السلام کی یاد آئی اور اس نے کہا کہ قید خانے میں ایک ایسا قیدی ہے جو خوابوں کی صحیح صحیح تعبیر بتاتا ہے۔ اگر حکم ہو تو اس کو دربار میں حاضر کیا جائے۔ اس طرح حضرت یوسف ایک شرط کے ساتھ یعنی عزیز مصر کی بیوی سے اپنی بے گناہی کا اعتراف کرا لینے کے بعد قید خانے سے باہر آئے، اور دربار میں حاضر ہوئے۔

تعبیر خواب :-

بادشاہ نے آپ کے سامنے اپنا خواب بیان کیا۔ آپ نے اس کی یہ تعبیر بتائی کہ
سات دبلی پتلی گائیں   یعنی سات سال خشک سالی کے
سات موٹی تازی گائیں   یعنی سات سال زرخیزی اور اچھی پیداوار کے۔
قحط و خشک سالی کے سات سال سات سال کی اچھی فصل کو کھا جائیں گے۔

حضرت یوسفؑ عہدۂ وزارت پر :-

بادشاہ یہ تعبیر سن کر دنگ رہ گیا، اور کہا کہ میں آج سے تم کو اپنا وزیر اعظم بناتا ہوں۔[1] آپ نے کہا اگر ذریعے خشکی اور زرخیزی کے سالوں میں توازن برقرار رکھنا ہے تو مجھ کو وزیر خزانہ بنا دیجئے۔ اور کھیتی باڑی کے سارے محکمے میرے ماتحت کر دیجئے۔
فرعون نے آپ کی خواہش پوری کی، اور آپ کو وزیر خزانہ بنا کر کھیتی باڑی کے سارے محکمے آپ کے سپرد کر دئے۔
آپ نے زرخیزی کے سات سالوں میں آئندہ سات سالوں کے لئے غلہ جمع کر لیا۔

قحط :-

قضارا مصر پر وہ آسمانی آفت نازل ہوئی۔ قحط پڑا، صرف مصر ہی نہیں بلکہ اس کی لپیٹ میں ملک شام بھی آگیا۔ اور وہاں کے لوگ بھی دانے دانے کے محتاج ہو گئے۔

برادران یوسف مصر میں :-

ادھر حضرت یعقوبؑ نے جب یہ سنا کہ مصر میں غلہ ملتا ہے تو اپنے بیٹوں کو غلہ لانے

---

[1] یہ سورۂ یوسف آیت ۵۵ انک الیوم لدینا مکین امین ۔ سے مستنبط ہوتا ہے۔

کے لیے مصر بھیجا۔ آپ کے سامنے جب یہ قافلہ پیش ہوا، تو آپ سمجھ گئے، یہ سب
یوسف ان بھائیوں کو پہچان لیا، مگر اپنے جذبات کو قابو میں رکھا۔ پیشانی
پر شکن تک نہ آنے دی۔ سب بھائیوں کو غلہ دینے کو آگئے، باتوں باتوں
میں والدین کی خیر و عافیت اور گھر کا حال چال دریافت کر لیا، اتنے میں بات چلی
تو انہوں نے کہا ہم گیارہ بھائی تھے اور ایک بھائی ہے جو باپ کے پاس ہے، آپ نے کہا کہ
اسے بھی ساتھ لانا، ورنہ غلہ نہیں ملے گا۔ یہ حضرت یوسف کے حقیقی بھائی بنیامین تھے۔
یہ کہہ کر آپ نے اپنے بھائیوں کو اتنا غلہ دے دیا، جتنا ان کے بار بردار
سے اٹھا سکتے تھے، اور قیمت جو دی تھی، وہ بھی کسی تدبیر سے ان غلوں کی
ہی بوری میں رکھوا دی۔

یہ قافلہ خوشی خوشی گھر کو لوٹا، باپ کو وزیر کی سخاوت و مہربانی کی کہانی
سنائی۔ بورے کھولے تو ایک اور مزے کی بات نکلی۔ یہ دیکھ کر وہ سب
تو پھٹے، دیکھئے وزیر خزانہ نے ہمارے ساتھ کتنی مہربانی کی ہے۔

برادرانِ یوسف دوبارہ مصر میں :-

کچھ دن آرام و عافیت سے کٹ گئے۔ تھوڑے دنوں کے بعد یہ غلہ ختم ہو گیا
اور پھر غلہ لانے کا سوال آیا، تو حضرت یعقوب نے پھر اپنے لڑکوں کو مصر بھیجا
، مگر ان سب نے کہا کہ جب تک بنیامین ہم لوگوں کے ساتھ نہ بھیجا جائے
وہ غلہ نہیں دے گا۔ وزیر نے پہلے ہی ہم لوگوں سے یہ عہد و پیمان لے لیا ہے۔

بنیامین مصر میں :-

حضرت یعقوب کو اپنے بیٹوں کی پیشکش بڑی گراں گزری، مگر مجبور
کیا کرتے۔ بنیامین کو بھیج دیا، اور بیٹوں سے سوگند لے لی۔
ابھی یہ قافلہ حضرت یوسف کے سامنے پیش ہوا تو آپ نے دیکھتے ہی

بنیامین کو پہچان لیا، اس کو سمجھا بھی دیا۔ لطف و عنایات سے پیش آئے، اپنا تعارف کرایا، اور ماں باپ کی خیر و عافیت پوچھی، باقی سب لوگ جو یہ ماجرا دیکھ رہے تھے، تاڑ گئے۔ اور حیرت سے پوچھا کہ کیا آپ یوسف ہیں؟ آپ نے کہا کہ ہاں میں یوسف ہوں اور یہ میرا سگا بھائی ہے۔

لا تثریب علیکم الیوم:-

حضرت یوسف نے جب دیکھا کہ یہ سنتے ہی ان کے بھائیوں پر ایک دہشت سی طاری ہو گئی ہے تو آپ نے ان کو تسلی دی، اور کہا کہ آج کا دن بدلہ لینے کا نہیں، بلکہ شکر گزاری کا دن ہے۔

یہ کہہ کر بنیامین کو ایک شرعی حیلے کے ماتحت اپنے پاس رکھ لیا۔ اور تمام بھائیوں کو اپنا پیراہن دے کر باپ کے پاس بھیج دیا۔

یہ قافلہ غلوں سے لدا پھندا کنعان پہنچا، باپ کو یوسف کا پیراہن ملا تو انہوں نے فوراً کہا کہ اس سے تو یوسف کی خوشبو آ رہی ہے، بیٹوں نے اس وقت بھی اخفاءِ حق کی ناپاک کوشش کی۔

(جاری)